

مغربی طرز زندگی: بھارت اور موٹاپے کا مرض

معدے کا حجم آپریشن کے ذریعے چھوٹا کرایے

ایک دہائی قبل بھارت کا شمار ان ممالک میں ہوتا تھا جہاں موٹاپے کا مرض تقریباً صفر تھا مگر اب دولت میں اضافے اور تیز رفتاری نے بھارت کو بھی مغرب کے مرض ’موٹاپے‘ کا شکار کر دیا ہے اور اب روز بروز ایسے لوگوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے جو موٹاپے کے خاتمے کے لیے ہر علاج کرانے کے لیے تیار ہیں۔ بمبئی کے ڈاکٹر Saniy Borude کے اسپتال میں معدے کا آپریشن کرانے والوں کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ اس آپریشن کے بعد جسم میں غذا کے انجذاب کا عمل کم سے کم ہو جاتا ہے۔ مگر ترقی پذیر ممالک میں موٹاپا نو دولتوں کی بیماری ہے۔ موٹاپے کے مریض شہری علاقوں کے امیر افراد ہیں جو کہ اپنا وزن کم کرنے کے لیے بڑی سے بڑی فیس ادا کرنے پر آمادہ ہیں۔ بھارت کے دار الخلافہ نی دہلی کی ۶۷ فی صد خواتین پیٹ کے موٹاپے کا شکار ہے۔ اب گھروں پر کھانا پکانے کی روایت بھی ختم ہو چکی ہے دولت آنے کے بعد عام گھریلو کاموں کی انجام دہی کے لیے ملازمین کے سہارے، مرغن غذاؤں کا استعمال اور یہاں تک کہ گھومنے پھرنے اور خریداری کے لیے گاڑی کے استعمال نے موٹاپے کو حقیقی طور پر وبائی مرض بنا دیا ہے۔ موٹاپا بھارت کا ایک سنگین مسئلہ بنتا جا رہا ہے۔ پرنس اور بے حرکت طرز زندگی اور بیدل چلنے کی عادت کا خاتمہ، مرغن غذا میں موٹاپے کا سبب ہیں۔ اس کے برعکس بھارت کے دیہی علاقوں میں غربت کی وہی حالت ہے جو کسی بھی ترقی پذیر یا پس ماندہ ممالک کا المیہ ہے یہاں کے افراد کو دو وقت کی روٹی کے حصول کے لیے سخت جدوجہد کرنی پڑتی ہے۔ ورلڈ بینک کے مطابق بھارت میں پانچ سال سے کم عمر بچوں کی ۲۵ فی صد تعداد غذائی کمی کا شکار ہے۔

میک ڈونلڈ کے ہوٹل بھارت کے ہر شہر اور قصبے میں تیزی سے کھل رہے ہیں ایک سروے کے مطابق بھارتی ہمیشہ سے زیادہ حراؤں والی غذا کے عادی رہے ہیں مگر اب بھارتی خاندان زیادہ سے زیادہ وقت باہر کھانے اور تیار شدہ غذا کھانے کے عادی نظر آ رہے ہیں اسکولوں میں بچے کولا پیتے اور برگر کھاتے ہیں۔

[Observer 8, 12, 05, D]

ساحل فروری ۲۰۰۶ء